قاسم جان بنوری
برادر حضرت بنوریؒ

سوزِ درُوں

موت سے کس کو رستگاری ہے آج تُو کل ہماری باری ہے(۱)
پر تجھے موت جو ہوئی ہے نصیب زندگی ساری اس پہ واری ہے
چشمۂ فیض تیرا جاری ہے
تیری ہستی عمل کا پیکر تھی علم کے نور سے منوّر تھی
بحرِ اخلاص کی شناور تھی واقعی وارثِ پیمبر تھی
اہل ایمان کی اصل رہبر تھی
علم تیرا تھا اک منارۂ نور ہر عمل تھا خلوص سے معمور
تیرے علم و عمل کی گرمی سے ہوئی آباد پھر سے بزم بنور
مجد اسلاف کا دیا ہے شعور
پیش تیرے کوئی مفاد نہ تھا قول اور فعل میں تضاد نہ تھا
شمع اسلام کو رکھا روشن ما سوا اس کے کچھ مراد نہ تھا
کیا یہ اس دور کا جہاد نہ تھا؟
غلغلہ اٹھا جب تجدد کا شعلہ بھڑکا ترے تشدد کا
خاتمہ تو نے کردیا فوراً ہر خصومت کا ہر تردد کا
ثنویت کا اور تعدد کا
مضمحل کرنے دین کی مشعل کر و فر سے بڑھے تھے اہل دُوَل
سرنگوں تو نے کر دیے آخر اس زمانے کے سارے لات وھبل
صف اعدا میں مچ گئی ہلچل

---

(۱) کسی استاد کا شعر ہے جزوی ترمیم کے ساتھ۔

دینِ حق کو بلند بام کیا قدما نے عظیم کام کیا
مگر اس دور میں بھی دیں کے لیے سرفروشی کو تو نے عام کیا
تیغ ایماں کو بے نیام کیا

موت سے کس کو رستگاری ہے آج تو کل ہماری باری ہے
پر تجھے موت جو ہوئی ہے نصیب زندگی ساری اس پہ واری ہے
چشمہ فیض تیرا جاری ہے

تیری فرقت کا زخم کاری ہے تیرا غم سب غموں پہ بھاری ہے
ہر طرف چھائی موت کی زردی خونِ دلِ چشم غم سے جاری ہے
ہر زبان محو آہ وزاری ہے

کیا کریں ہم ضعیف انساں ہیں دل گرفتہ ہیں غم بدا ماں ہیں
پڑتا سینے پہ دست ماتم ہے سوزش دل سے اٹھتے طوفاں ہیں
نالہ بر لب، تڑپتے گریاں ہیں

رحمت حق جو جوش میں آئے معجزہ اک ظہور پا جائے
توڑ کر حد زندگی عدم واپس اک بار کاش تو آئے
تا کہ دل کو سکون مل جائے

☆ ☆ ☆

قطعۂ تاریخ

قاری محی الدین احمد مفتون

جنابِ حضرتِ یوسف بنوریؒ اچانک ہوگئے جنت بداماں
حدود علم کی وسعت کو چھو کر کئے ظاہر ہزار اسرار پنہاں
تبحر کی یہ کیفیت کہ عالم بساطِ عالم پر استادہ حیران
فرید عصر و یکتائے روزگار کہ جیسے عالم اسلام کی جاں
لکھ اے مفتوں تاریخ دوگونہ بنے آرائش و فخرِ دبستاں

---

۵۸۰ ۱۹۷۷ء ۱۳۹۷ھ